شرعی تقلید کے منکرین، اندھی تقلید کے شکار

جمعیت المسلمین

مولوی محمد عثمان پورہ، سروے نمبر ۱۵۶، مالیگاؤں 423203

ضلع ناسک، مہاراشٹر، الہند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرعی تقلید کے منکرین، اندھی تقلید کے شکار

اول کلمہ (کلمۂ طیبہ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ) اور بقیہ چاروں کلمات، نیز ایمان مجمل، ایمان مفصل ان تمام کو جمیع اہل سنت والجماعت (احناف، مالکیہ، شوافع، حنابلہ) اپنی کتابوں میں ''کلمات اسلام'' سے موسوم کرتے ہیں اور انہیں اسلام اور ایمان کی بنیاد مانتے ہیں۔ یہ کلمات بہ دلیل ''اجماع'' بشکل تواتر عملی اہل سنت والجماعت تک پہنچے ہیں۔ ماضی میں کچھ غیر مقلدین علماء کے فتاوے صادر ہوئے کہ یہ کلماتِ اسلام نہیں ہیں کیوں کہ ان کی کوئی اصل قرآن کریم یا احادیث میں نہیں ہے۔ چوں کہ یہ کلمات امت کی گھٹی میں پڑے ہوئے ہیں اور ان سے انکار کی کسی میں جرأت نہیں ہے، اس لیے ماضی کے غیر مقلدین کے یہ فتاوے صدا بہ صحرا ثابت ہوئے۔ غیر مقلدین آج بھی انہیں اسلام کی اصل الاصول مانتے ہیں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اگر غیر مقلدین انہیں کلمات اسلام تسلیم کرتے ہیں تو کس دلیل سے؟ کیوں کہ ان کے نزدیک تو دلائل تو صرف دو ہیں، ایک قرآن دوسرے احادیث۔ یعنی وہ اجماع اور قیاس کے منکر ہیں۔ اور کلمہ طیبہ اور کچھ کلمات بالکل انہیں ہیئت کے ساتھ قرآن کریم کی آیت یا صحیح حدیث میں موجود نہیں ہیں۔ جمیع اہل سنت والجماعت کیلئے یہ مسئلہ نہیں ہے کیونکہ ان کے نزدیک دلائل چار ہیں (۱) کتاب اللہ (۲) سنت (۳) اجماع (۴) قیاس مجتہد۔ اس لیے ان کے نزدیک ان کلماتِ اسلام کی دلیل اجماع بشکل تواترِ عملی سے ہے۔ آگے کی تمام بحثیں سمجھنے کے لئے اس بنیاد کو ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے۔

۲۷ نومبر ۲۰۰۵ء کو جنوبی ہند کے تاریخی شہر ''گرمکنڈا'' میں ایک مناظرہ فرقہ اہل حدیث اور احناف کے درمیان ہوا جس کے دو موضوع تھے (۱) کلمہ طیبہ ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' بالکل اسی طرح قرآنِ کریم اور صحاحِ ستّہ کی صحیح صریح مرفوع اور متصل حدیث سے ثابت کردیں۔ حضرت رسولِ کریم ﷺ نے اس کلمہ کے پڑھنے کا حکم دیا ہو ورنہ یہ بتادیں کہ اس کلمہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ (۲) ارکانِ اسلام میں کلمہ کے بعد سب سے اہم رکن نماز ہے۔ آپ مکمل نماز، شرائط، ارکان، واجبات، سنن، مستحبات، نواقض اور مفسدات کی پوری تفصیل قرآنِ مجید اور صحاحِ ستّہ سے ثابت کردیں تو پھر ہم بھی اہلِ حدیث کے مسلک میں شامل ہو جائیں گے۔ شیخ فضیلہ عبدالباسط صاحب ریاضی، صدر جمعیت اہل حدیث آندھراپردیش اور ان کے حمایتی علماء، دلائل پیش نہیں کرسکے اور عاجز رہے۔ غیر مقلدین کا ظرف نہیں ہے کہ شکست تسلیم کرسکیں۔ چنانچہ جب سے وہ دعویٰ کررہے ہیں کہ کلمہ طیبہ اسی ہیئت کے ساتھ احادیث میں موجود ہے ہم اس کے دلائل تلاش کررہے ہیں۔ چونکہ کلمہ طیبہ کا اقرار اسلام میں فرض ہے اور حدیث سے فرض ثابت کرنے کیلئے احادیث متواترہ درکار ہیں اس لیے غیر مقلدین کو کلمہ طیبہ کی دلیل میں ''احادیث صحیحہ، صریحہ متواترہ'' پیش کرنا چاہئے (چوں کہ خود غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ہماری دلیل صرف صحیح ''حدیث'' ہوتی ہے اور وہ قیاس کے منکر ہیں اس لیے صریح حدیث پیش کرنا ہوگی جس میں قیاس نہ کرنا ہو)۔ سات سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے غیر مقلدین، احادیث صحیحہ صریحہ متواترہ تو کیا پیش کرتے ابھی تک ایک بھی صحیح صریح حدیث پیش نہیں کرسکے۔ جہاں کوئی کلمہ طیبہ کی دلیل کا مطالبہ کرتا ہے غیر مقلدین اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصداق، خود اُسی پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ شخص کلمہ طیبہ کو نہیں مانتا۔

یہی کام ''محمدی فاؤنڈیشن، سلیم منشی نگر مالیگاؤں'' والوں نے کیا۔لیکن انہوں نے ایک کام زائد کیا کہ شیخ فضیلہ رضاء اللہ عبدالکریم صاحب مدنی کی اندھی تقلید میں، الاصابہ فی تمییز الصحابہ سے ایک روایت بھی پیش کر دی اور ساتھ میں اعلان بھی کر دیا کہ جو اُسے غلط ثابت کر دے اسے منہ مانگا انعام دیں گے۔کلمہ طیبہ کی دلیل کی بحث کا بازار گرم تھا اس لیے'' ایڈیٹر اخبار اسلاف مالیگاؤں'' نے شیخ فضیلہ کفایت اللہ صاحب سنابلی کی اندھی تقلید میں بغیر کسی تحقیق کے ان کا مضمون کلمہ طیبہ کی دلیل میں لکھ مارا۔صدر جمعیت المسلمین مالیگاؤں کی طرف سے رجسٹرڈ پوسٹ کے ذریعے ان چاروں کو دعویٰ ثابت کرنے کا چیلنج ارسال کیا گیا۔محمدی فاؤنڈیشن اور اخبار اسلاف مالیگاؤں والوں کو ۵/جون ۲۰۱۳ء کو یہ رجسٹر پہنچ گیا اور چیف ایڈیٹر اور ایڈیٹر ماہنامہ اہل السنۃ ممبئی کو یہ چیلنج ۶/جون ۲۰۱۳ء کو پہنچ چکا ہے۔لیکن تادم تحریر (۱۴/جولائی ۲۰۱۳ء) کسی قسم کا معذرت نامہ موصول نہیں ہوا۔''چیلنج'' کا مضمون آئندہ صفحات میں ملاحظہ ہو۔

جمیع اہلِ سنت والجماعت (احناف، مالکیہ، شوافع، حنابلہ) کا چار ادلہ شرعیہ (کتاب اللہ، سنت، اجماع، قیاسِ مجتہد) پر اتفاق ہے۔جبکہ غیر مقلدین کا دعوی ہے کہ ان کے نزدیک ادلہ شرعیہ صرف دو ہیں قرآن اور حدیث۔غیر مقلدین اجماع اور قیاس مجتہد کا انکار کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے علماء اور غیر علماء سُر میں سُر ملا کر دن رات ''تقلید'' کے خلاف زہر اگلتے رہتے ہیں اور تقلید کو شرک، حرام، جہالت، اندھا پن وغیرہ کہتے ہیں۔بعض غیر مقلدین کہتے ہیں کہ ہم اجماع اور قیاس کے قائل ہیں جب کہ ایسا نہیں ہوسکتا، کیونکہ یہ اظہر من الشّمس ہے کہ اجماع نبی کا نہیں ہوتا بلکہ غیر بنی کا ہوتا ہے اور قیاس بنی کا نہیں ہوتا بلکہ غیر نبی کا ہوتا ہے اور غیر بنی کے قول وفعل کو دلیل بنانا تقلید ہے جو غیر مقلدوں کے نزدیک شرک، حرام، جہالت،

اندھا پن ہے۔اگر غیر مقلدین اجماع اور قیاس کو دلیل مانیں گے تو ان کے اصول سے وہ خود مشرک، جاہل، اندھے ہو جائیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ غیر مقلدین کا یہ دعوی جھوٹا ہے کہ ان کے دلائل صرف دو ہیں قرآن اور حدیث۔جب کہ ان کے بیشتر امور ومسائل اجماع اور قیاسِ مجتہد پر بھی مشتمل ہیں۔دراصل اسلام میں اکثر امور اجماع اور قیاس پر منحصر ہیں پورے اسلام کا اس سلسلے میں جائزہ کارے دارد۔اسلام کے ارکان (یعنی ایمان، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ۔) کا مختصر جائزہ پر بھی یہ بات آسانی سے سمجھ میں آجائے گی اور غیر مقلدین کا پول اسی میں کھل جائے گا۔اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ''گرمکنڈا'' کا مناظرہ ہوا۔اپنے بلند بانگ دعووں سے عوام کو متاثر کرنے کے لئے سلطان ٹیپو شہید کے والدہ محترمہ کے شہر عزیز آندھرا پردیش جنوبی ہند کے تاریخی شہر گرمکنڈہ میں ۲۷ نومبر ۲۰۰۵ء کو جب بنگلور اور آندھرا پردیش کے فرقہ اہلِ حدیث کے علماء اور عوام نے حنفی علماء کے ساتھ امناظرہ کا چیلنج کیا، تو ان کے اس غلط پروپیگنڈے کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے کہ ''ہر مسئلہ میں ہمارے پاس قرآن وحدیث سے دلیل موجود ہے''، علماءِ احناف نے دو مطالبے رکھے (۱) کلمہ طیبہ ''لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ'' بالکل اسی طرح قرآنِ کریم اور صحاحِ ستّہ کی صحیح صریح مرفوع اور متصل حدیث سے ثابت کر دیں۔حضرت رسولِ کریم ﷺ نے اس کلمہ کے پڑھنے کا حکم دیا ہو ورنہ یہ بتا دیں کہ اس کلمہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ (۲) ارکانِ اسلام میں کلمہ کے بعد سب سے اہم رکن نماز ہے۔آپ مکمل نماز، شرائط، ارکان، واجبات، سنن، مستحبات، نواقض اور مفسدات کی پوری تفصیل قرآنِ مجید اور صحاحِ ستّہ سے ثابت کر دیں تو پھر ہم بھی اہلِ حدیث کے مسلک میں شامل ہو جائیں گے۔لیکن انجام یہ ہوا کہ

جمعیت اہلِ حدیث آندھرا پردیش کے صدر شیخ فضیلت عبدالباسط صاحب ریاضی اور ان کی حمایتی علماء، مذکورہ دونوں مطالبوں کے جواب دینے سے عاجز آگئے۔ فرقہ اہلِ حدیث کے علماء عام طور پر لاجواب ہوکر عوام کو دھوکہ دینے کے لئے ایسے موقعہ پر تفسیر و فقہ یا اسماء الرجال وغیرہ کتابوں کے حوالے دینا شروع کر دیتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ احناف سے مباحثہ کرتے ہوئے ان کا ہر عالم تو کیا ''عام اہلِ حدیث'' بھی ڈنکے کی چوٹ یہی اعلان کرتا ہے کہ ہر بات کا جواب صرف قرآن اور صحیح حدیث سے دینا ہوگا۔ علماءِ اہلِ سنت نے عوام کو اچھی طرح اپنا مطالبہ اور موضوع سمجھا دیا تھا اس لئے اس مناظرے میں اہلِ حدیث علماء کی کوئی چالاکی اور عیاری کام نہ آسکی۔ مجمع عام نے شکستِ فاش کا اعتراف کرنے اور اعترافی تحریر پر دستخط کرنے اور کلمہ طیبہ پڑھنے کا مطالبہ کیا۔ موصوف نے اعترافی تحریر پر دستخط تو کر دی لیکن امیر جمعیت اہلِ حدیث آندھرا پردیش شیخ فضیلت عبدالباسط صاحب ریاضی کلمہ طیبہ کے تعلق سے فرقہ اہلِ حدیث کے سچے اور با اصول غیر مقلد ہیں اس لئے مطالبہ کے باوجود موصوف بڑی دیر تک اس بات پر مصر رہے کہ میں وہی کلمہ پڑھوں گا جو حدیث میں ہے (یعنی کلمہ شہادت) اور یہ کلمہ طیبہ، کلمہ طیبہ تو ہے لیکن حدیث میں نہیں آیا ہے۔ مذکورہ مناظرہ کی رپورٹ مع ثبوت، مدرسہ ضیاء العلوم بائی پاس روڈ انت پور (آندھرا پردیش) نے شائع کر دی۔ اب غیر مقلدین کیلئے نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔ انھیں اپنے فرقہ کی شکست کی حقیقت تسلیم کرنے کا ظرف ہی نہیں ہے۔ اس لئے جھوٹ بہتان اور ہر ایک چیز کا سہارا لیا۔ اور اپنی جھینپ مٹانے کیلئے مسلسل کوششیں کرتے چلے آرہے ہیں۔ مذکورہ شکست کے فوراً بعد غیر مقلدین کی طرف سے ایک پمفلٹ شائع ہوا کہ اہلِ حدیث علماء، احادیث کی کتابوں میں کلمہ طیبہ ''لَا اِلٰہ اِلّاللّٰہُ مُحَمَّدٌ

رَّسُولُ اللّٰہِ'' کا ثبوت جمع کر رہے ہیں۔ سات سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے لیکن دلیل میں قرآنِ کریم کی ایک آیت بھی نہیں پیش کی اور صحاحِ ستّہ کی ایک حدیث بھی نہیں پیش کی۔ غیر مقلدین کا یہی فعل ثابت کرتا ہے کہ مفتی معصوم ثاقب صاحب اور احناف کا دعوی درست ہے۔

امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ ''لَا اِلٰہ اِلّاللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ'' کا اقرار کرنا ایمان ہے۔ اس کے اقرار کے بغیر ایمان ممکن ہی نہیں ہے۔ خود غیر مقلدین نے اپنے پمفلٹ میں تحریر کیا ہے کہ ''کلمہ طیبہ کی اہمیت و عظمت سے ہر مسلمان کا دل معمور ہے۔ یہ کلمہ اصل الاسلام ہے۔ پورے دینِ اسلام کی بنیاد اسی کلمہ طیبہ پر قائم ہے۔ اس کلمے کی وجہ سے کوئی بھی شخص دائرہ اسلام میں رہتا ہے۔'' یعنی وہ بھی اس کلمہ کے اقرار کو فرض مانتے ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ''لَا اِلٰہ اِلّاللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ'' اس پورے کلمے کا اکٹھا اقرار کس دلیل سے ہے؟ ''لَا اِلٰہ اِلّاللّٰہُ'' اور ''مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ'' کلمے کے یہ دونوں جزوا لگ الگ قرآنِ کریم میں بھی موجود ہیں اور کثرت سے احادیث میں بھی موجود ہیں، لیکن دونوں اجزاء کا اکٹھا اقرار کس دلیل سے ہے؟ تو جمیع اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک یہ اقرار ''اجماع'' سے ہے جو کہ خیر القرون سے آج تک بشکلِ تواترِ عملی امت میں چلا آرہا ہے۔ چونکہ غیر مقلدین کے نزدیک ''اجماع'' دلیل نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ تقلید ہے۔ اس لئے انھوں نے اس بات پر پورا زور صرف کر دیا کہ یہ کلمہ طیبہ حدیث نبوی ﷺ میں بالکل اسی ہیئت کے ساتھ موجود ہے۔ یہ غیر مقلدین کلمہ طیبہ کے اقرار کی دلیل ''اجماع'' سے نہیں مانتے بلکہ حدیثِ نبوی ﷺ سے دلیل کا دعوی کرتے ہیں اور اپنے اس دعوی پر زور ڈالنے کے لئے یہ لکھا کہ اگر ''کلمہ طیبہ لَا اِلٰہ اِلّاللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ'' دونوں جزوا کٹھا قرآن و حدیث میں نہیں ملے گا تو اس سے دینِ اسلام

کی سچائی اور حقانیت ہی مشکوک ہو جائے گی (نعوذ باللہِ من ذالک)۔شریعتِ اسلامیہ میں تو ادلہ شرعیہ چار ہیں۔اس مسئلہ میں حقیقت یہ ہے کہ جمیع اہلِ سنت والجماعت (احناف، مالکیہ، شوافع، حنابلہ) کا چار ادلہ شرعیہ (کتاب اللہ، سنتِ، اجماع، قیاسِ مجتہد) پر اتفاق ہے۔جمیع اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک یہ اقرار ''اجماع'' سے ہے جو کہ خیر القرون سے آج تک بشکلِ تواترِ عملی امت میں چلا آرہا ہے۔اسلئے اسلام کی سچائی اور حقانیت تو بے غبار رہی ہے اور رہے گی۔لیکن غیر مقلدیت کی عمارت یہاں پر متزلزل ہے، بلکہ ڈھ رہی ہے اور اسلام کی دہائی دی جارہی ہے۔اسلئے مذکورہ جملہ کے تحریر کرنے کا مقصد دراصل اپنے فرقہ کی قول وفعل کے تضاد کو چھپانا ہے اور ''آپ مَرے اور جگ پَر لے'' کے مصداق ہے۔

غیر مقلدین گرمکنڈا کے مناظرہ کے شکست کے بعد سے سات سال سے زائد عرصہ سے کوشش کررہے ہیں کہ اپنے اس پیشانی کے داغ کو کسی طرح چھپائیں اور اس سلسلے میں مسلسل ناکام کوشش کررہے ہیں۔چنانچہ (۱) ماہنامہ ''اہل السنہ''ممبئ نامی ایک رسالہ کے مدیر اعلیٰ شیخ فضیلۃ رضاء اللہ عبدالکریم صاحب مدنی نے ''بارہ مسائل بیس لاکھ انعام'' نامی کتابچہ کے جواب کے نام پر ایک کتاب ''بارہ مسائل بیس لاکھ انعام کا حقیقت پسندانہ جائزہ'' لکھا۔جسمیں متعدد جگہوں پر بازی گری کی ہے۔ان بازی گریوں میں ایک بازی گری'' ایک لاکھ روپئے کا انعام'' کے عنوان کی ہے جسمیں انہوں نے اسی مسئلے کو صاف کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔اسی بازی گری کو محمدی فاؤنڈیشن سلیم منشی نگر مالیگاؤں والوں نے بغیر کسی جانچ کے موصوف کی اندھی تقلید میں بشکل پمفلٹ شائع کردیا۔(۲) اسی طرح ماہنامہ ''اہل السنہ''ممبئ نامی رسالہ کے مدیر شیخ فضیلۃ کفایت اللہ صاحب سنابلی نے دسمبر ۲۰۱۲ء کے شمارہ

میں ایک مضمون لکھا جس کا عنوان ہے ''کیا کلمہ طیبہ حدیث میں موجود ہے؟''۔اسی مضمون کو [اخبار ''اسلاف مالیگاؤں'' کے ایڈیٹر نے ۲۰ دسمبر ۲۰۱۲ کے شمارہ (جلد نمبر ۱۷، شمارہ نمبر ۲۰) میں بغیر کسی جائزہ موصوف کی اندھی تقلید میں پہلے صفحہ پر شائع کردیا۔

محمدی فاونڈیشن والوں کے دعوی کی حقیقت

محمدی فاؤنڈیشن والوں نے اپنے پمفلٹ میں دعوی کیا ہے کہ کلمہ طیبہ مختلف کتبِ احادیث میں موجود ہے۔نام کے اس فرقہ اہلِ حدیث کے حضرات کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ حدیث کی کتاب (مصدرِ اصلی) اسے کہتے ہیں جس کی احادیث کو جمع کرنے والا ان روایات کا خود ایک راوی ہو۔مثلاً صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحاحِ ستّہ وغیرہ اصطلاحاً حدیث کی کتابیں ہیں۔(مشکوٰۃ وغیرہ اصطلاحاً مصدرِ اصلی یعنی حدیث کی کتابیں نہیں ہیں بلکہ احادیث کے مجموعے ہیں۔) اصولاً حوالہ ودلیل مصدرِ اصلی سے دیئے جاتے ہیں، شروحات اور مختلف احادیث کے مجموعوں سے نہیں۔محمدی فاؤنڈیشن والوں نے اپنے دعوی میں کتبِ احادیث کے جو نام گنوائے ہیں ان میں فتح الباری کے بعد قومہ دیا ہے اس کے بعد شرحِ صحیح بخاری دیا ہے، حالانکہ فتح الباری شرحِ صحیح بخاری ہے اس لئے اس کا حوالہ قابلِ قبول نہیں ہوگا، دلیل مصدرِ اصلی سے دی جائے۔تفسیرِ طبری، تفسیر ابنِ کثیر، تفسیرِ درمنثور وغیرہ تفاسیر کی کتابیں ہیں کتبِ احادیث نہیں ہیں اس لئے ان کے حوالے قابلِ قبول نہیں ہونگے۔معجمِ طبرانی اوسط، معجمِ طبرانی صغیر اور مجمع الزوائد وغیرہ میں سے جو بھی روایات بطورِ دلیل پیش کی جائیں ان کا مصدرِ اصلی سے ہونا ضروری ہے اور ساتھ ہی ساتھ جو حدیث بھی پیش کی جائے اس کے لئے شرط یہ ہے کہ اصولِ حدیث سے وہ ''صحیح'' درجہ کی ہو، صرف کسی کے قول سے صحیح نہ ہو۔مصدرِ اصلی سے

اصولِ حدیث سے غیر صحیح روایات بھی نا قابلِ قبول ہوں گی ۔ اور چونکہ کلمہ طیبہ کو غیر مقلدین حضرات بھی فرض مانتے ہیں، اس لئے دلیل میں احادیث صحیحہ صریحہ متواترہ ہونی چاہئیں ۔ سات سال سے زائد عرصہ میں تو ایک روایت ڈھونڈ کر نکالی (وہ بھی اپنے شیخ الحدیث کی اندھی تقلید میں، کیونکہ شیخ فضیلت ثناء اللہ عبدالکریم مدنی نے ''۱۲/مسائل ۲۰/لاکھ انعام'' کے جواب کے نام پر حقیقت پسندانہ جائزہ میں جو بازی گری کی ہے مذکورہ پمفلٹ اسی کی ایک مثال ہے) تو پورا رسالہ کتنی صدیوں میں شائع کیا جائے گا اس کی خبر نہیں ۔

کیا یہی فرقہ اہلِ حدیث کی دلیل ہے؟:۔ محمدی فاؤنڈیشن والے اپنے پمفلٹ میں تحریر کرتے ہیں ''کلمہ طیبہ کا ثبوت: صحیح بخاری کے شارح امام ابنِ حجر عسقلانیؒ اپنی مشہور کتاب 'الاصابہ فی تمییز الصحابہ' میں یہ حدیث بیان کرتے ہیں:

عن عبداللہ بن بریدة عن ابیه قال: انطلق ابو ذر و نعیم ابن عم ابی ذر و انا معهم یطلب رسول الله علیه وسلم وهو مستتر با لجبل فقال به ابو ذر: یا محمد اتیناک لنسمع ما تقول ، قال : اقول ''لا اله الا الله محمد الرسول الله'' فآمن به ابو ذر و صاحبه ، انتهی . یعنی: حضرت عبداللہ ابنِ بریدہ اپنے والد سے ، روایت کرتے ہیں کی حضرت ابو ذر اور ان کے چچا زاد بھائی نعیم دونوں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ اس وقت آپ ﷺ ایک پہاڑی میں چھپے ہوئے تھے، حضرت ابوذر نے کہا: اے محمد! ہم آپ کے پاس آئے ہیں تا کہ آپ کی دعوت کیا ہے سنیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا میری دعوت ہے **''لآ الٰه الا الله محمد الرسول الله''** پس حضرت ابو ذر اور ان کے ساتھی ایمان لے آئے ۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ لابنِ حجر

العسقلانی فی ترجمة نعیم الغفاری، ج ۲،ص ۳۶۵ ،مطبوعہ دار الکتب العلمیہ ، بیروت، لبنان)''

دعوی کی حقیقت:۔

۱) محمدی فاؤنڈیشن والوں کی پیش کردہ دلیل میں کلمہ طیبہ ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّااللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' بالکل اسی ہیئت کے ساتھ موجود ہی نہیں ہے، ملاحظہ ہو؛

الاصابہ فی تمییز الصحابہ حدیث کی کتاب نہیں ہے بلکہ صحابہ کے مناقب وآثار کی کتاب ہے۔ اس میں کچھ احادیث ضمناً تحریر کر دی گئی ہیں اور وہ بھی حدیث کی اصل کتاب (مصدرِ اصلی) کے حوالے کے ساتھ۔ الاصابہ میں اس روایت کی آگے حوالہ ہے ''مستدرک حاکم''، کا ، اور مستدرک حاکم میں اس روایت میں سرے سے لفظ ''محمد'' موجود ہی نہیں ہے اس لئے وہ کلمہ طیبہ ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّااللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ '' کی دلیل ہو ہی نہیں سکتی۔ دراصل محمدی فاؤنڈیشن والوں نے اپنے شیخ الحدیث، شیخ فضیلت رضاء اللہ عبدالکریم مدنی صاحب کی اندھی تقلید میں (مستدرک حاکم دیکھے بغیر) ان کی کتاب سے اپنے پمفلٹ میں نقل کر دی دیکھئے ، شرعی تقلید کے منکرین کس طرح اندھی تقلید کے شکار ہیں۔

۲) محمدی فاؤنڈیشن والوں کی پیش کردہ روایت ''صحیح'' حدیث کے درجہ تک پہنچتی ہی نہیں جبکہ ان کا دعوی ہے کہ ہماری دلیل صرف صحیح حدیث ہوتی ہے تو اصولاً اس روایت کو بطور دلیل پیش ہی نہیں کر سکتے۔ تفصیل ملاحظہ ہو؛

مستدرک حاکم کے مطابق اس روایت کے راوی اس طرح ہیں : یونس بن بکیر، یوسف بن صہیب ، عبداللہ ابنِ بریدہ، عن ابیہ۔ مذکورہ راویوں میں سے دو راویوں پر جرح

مفسر ملاحظہ ہو؛

یونس بن بکیر: آجری نے ابوداؤد سے روایت کرتے ہوئے کہا میرے نزدیک وہ حجت نہیں ہے۔نسائی نے کہا قوی نہیں ہے اور ایک مرتبہ کہا ضعیف ہے، ابن ابی شیبہ نے کہا وہ نرم تھے۔ (تہذیب التہذیب، ج۱۱،ص۳۸۰)

عبداللہ بن بریدہ: امام احمد بن حنبلؒ نے ان کی حدیث کو ضعیف کہا ہے اور ابراہیم عربی نے کہا عبداللہ اور سلیمان دونوں نے اپنے باپ سے نہیں سنا۔جس حدیث کو عبداللہ اپنے باپ سے روایت کرے وہ منکر ہے۔(تہذیب التہذیب، ج۵،ص۳۶۲)

محمدی فاؤنڈیشن والوں نے جو حدیث پیش کی ہے اس حدیث کو عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے اور محدثین کی تحقیق سے مذکورہ حدیث ''منکر'' ہوگی، صحیح ہرگز نہ ہوگی۔اور چونکہ غیر مقلدین کا دعوی ہے کہ ہماری دلیل صرف صحیح حدیث ہوتی ہے، اس لئے مذکورہ روایت بطورِ دلیل نا قابل قبول ہے۔

محمدی فاؤنڈیشن والوں نے اپنے پمفلٹ کے آخر میں دعوی کیا ہے کہ ''اوپر کلمہ طیبہ کی جو حدیث کا حوالہ دیا گیا ہے اگر کوئی یہ ثابت کردے کہ محولہ کتاب میں یہ حدیث نہیں ہے اور یہ ثابت کرے کہ قرآن وحدیث سے کلمہ طیبہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ'' ثابت نہیں ہے تو ہم اس کو منہ مانگا انعام دیں گے۔'' اب دیکھنا یہ ہے کہ ان کا دعوی کہاں تک سچ ہے؟ اصول کی بات یہ ہے کہ ''فرض'' یا تو صریح آیت سے ثابت ہوتا ہے یا احادیثِ متواترہ سے۔چونکہ محمدی فاؤنڈیشن والے اس کلمے کے اقرار کو خود ''فرض'' مانتے ہیں اس لئے انہیں اس کی دلیل میں قرآنِ کریم کی صریح آیت پیش کرنا ہوگی۔یا اگر احادیث سے فرض مانتے ہیں احادیثِ متواترہ

درکار ہوں گی۔ چونکہ ان کا دعوی ہے کہ ان کی دلیل صرف ''صحیح حدیث'' ہوتی ہے اس لئے احادیثِ صحیحہ متواترہ مہیا کرنا ہونگی اور ساتھ ہی ساتھ چونکہ قیاس کی دلالت کے منکر ہیں اس لئے تمام احادیث صریحہ پیش کرنا ہونگی غیر صریحہ روایات قابلِ قبول نہیں ہونگی کہ جن میں قیاس کرنا ہو۔''صریح'' اسے کہتے ہیں جس میں نفسِ مسئلہ الفاظ کے ساتھ مذکور ہو۔یعنی اس مسئلہ تمام صحیح متواتر احادیث میں ''لَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ'' اکٹھا اسی ہیئت کے ساتھ مذکور ہو اور اگر ان شرائط کا انکار کرتے ہیں تو زبانی اور تحریری اقرار کریں کہ وہ ''اس کلمہ کے اقرار کو فرض نہیں مانتے''۔

ایڈیٹر اخبار ''اسلاف مالیگاؤں'' کے دعوی کی حقیقت

ایڈیٹر ''اخبار اسلاف'' نے دعوی کیا ہے کہ کلمہ طیبہ ''لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ'' اکٹھا انہیں الفاظ کے ساتھ متعدد احادیث میں وارد ہے۔''

کیا یہی فرقہ اہلِ حدیث کی دلیل ہے؟:۔ ایڈیٹر ''اخبار اسلاف'' مذکورہ مضمون میں تحریر کرتے ہیں امام بیہقیؒ روایت کرتے ہیں ''اخبرنا ابو عب اللہ الحافظ، حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب، حدثنا محمد بن اسحاق، حدثنا یحیی بن صالحی الوحاظی، حدثنا اسحاق بن یحیی الکلبی، حدثنا الزھری، حد ثنی سعید بن المسیب ، ان اباھریرۃ رضی اللہ عنہ ، اخبرہ عن النبی ﷺ قال ''انزل اللہ تعالی فی کتابہ ، فذکر قوماً استکبروا فقال انھم کانوا اذا قیل لھم لا الہ الا للہ یستکبرون، وقال تعالی اذ جعل الذین کفروا فی قلوبھم الحمیۃ حمیۃ الجاھلیۃ فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المومنین والزمھم کلمۃ التقوی و کانوا احق بھاو اھلھا ، وھی لَا اِلٰہ

اِلّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ استکبرا عنھا المشرکون یوم الحدیبیۃ یوم کاتبھم رسول اللہ علیہ وسلم فی قضیۃ المدۃ“ ترجمہ:ہمیں **ابوعبداللہ الحافظ** نے خبر دی (کہا)،ہمیں **ابو العباس محمد بن یعقوب** نے حدیث بیان کی (کہا)،ہمیں **محمد بن اسحاق** نے حدیث بیان کی (کہا)،ہمیں **یحیی بن صالح الوحاظی** نے حدیث بیان کی (کہا)،ہمیں **اسحاق بن یحیی الکلبی** نے حدیث بیان کی (کہا)،ہمیں **الزھری** نے حدیث بیان کی (کہا)، مجھے **سعید بن المسیب** نے حدیث بیان کی ، بیشک انھیں **ابوہریرہؓ** نے نبی ﷺ سے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا”اللہ تعالی نے اپنے کتاب میں نازل فرمایا تو تکبر کرنے والی قوم کا ذکر کیا یقیناً جب انھیں لَا اِلٰہ اِلّااللّٰہ کہا جاتا تو تکبر کرتے اور اللہ تعالی نے فرمایا جب کفر کرنے والوں نے اپنے دلوں میں جاہلیت والی ضد رکھی تو اللہ نے اپنا سکون واطمینان اپنے رسول اور مومنوں پر اتارا اور ان کے لئے کلمہ تقوی کو لازم قرار دیا اور اس کے زیادہ مستحق اور اہل تھے۔اور وہ اَلَا اِلٰہ اِلّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ ہے۔حدیبیہ والے دن جب رسول اللہ ﷺ نے مدت (مقرر کرنے) والے فیصلے میں مشرکین سے معاہدہ کیا تھا تو مشرکین نے اس کلمہ سے تکبر کیا تھا“۔(کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ،ج۱،ص۲۶۳، حدیث نمبر۱۹۵)

موصوف نے دعوی کیا کہ مذکورہ حدیث میں ”کلمہ طیبہ“لَا اِلٰہ اِلّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ“اکٹھا انہیں الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔“ نیز یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

دعوی کی حقیقت:۔

۱)ایڈیٹر اخبار اسلاف کی پیش کردہ حدیث میں کلمہ طیبہ”لَا اِلٰہ اِلّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ“ موجود ہی نہیں ہے، بلکہ یہ راوی کی تشریح ہے نہ کہ حدیث مرفوع ، ملاحظہ ہو؛ مذکورہ مرفوع

حدیث وکانو احق بھا و اھلھا ” **تک ہے۔اس کے بعد** وھی ”لَا اِلٰہ اِلّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ“--- یہ راوی کی تشریح ہے نہ کہ **حدیث مرفوع**۔اس روایت کے الفاظ خود بتا رہے ہیں کہ کون سا جز و حدیث مرفوع ہے اور کون سا جملہ راوی کا ہے۔لیکن نام کے اہل حدیث میں اتنی بھی تمیز وصلاحیت نہیں ہے۔ایک روایت میں ”لَا اِلٰہ اِلّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ“ لکھا ہوا دیکھا اور اس کی تحقیق کی بجائے شیخ فضیلت کفایت اللہ سنابلی ایڈیٹر ماہنامہ اہل السنہ ممبئی کی اندھی تقلید میں اپنے اخبار میں لکھ مارا۔جبکہ اس روایت کی شرح میں محدثین نے واضح طور پر تحریر کردیا کہ وھی ”لَا اِلٰہ اِلّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ“--- یہ ”زیاداتِ زھری“ میں سے ہے۔یعنی موصوف نے غیر مقلدین کے وطیرہ کے مطابق ”بات اپنی، نام حدیث کا“ کے مصداق کام کیا ہے۔ملاحظہ ہو شرعی تقلید کے منکرین کس طرح اندھی تقلید کے شکار ہیں۔

۲)ایڈیٹر اخبار اسلاف کی پیش کردہ روایت ”صحیح“ حدیث کے درجہ تک پہنچتی ہی نہیں جبکہ ان کا دعوی ہے کہ ہماری دلیل صرف صحیح حدیث ہوتی ہے تو اصولاً اس روایت کو بطور دلیل پیش ہی نہیں کرسکتے۔تفصیل ملاحظہ ہو؛ موصوف کے مطابق اس روایت کے راوی اس طرح ہیں؛ابوعبداللہ حافظ،ابوالعباس محمد بن یعقوب ،محمد بن اسحاق، یحیی بن صالح الوحاظی، اسحاق بن یحیی الکلبی ، زھری،سعید بن المسیب ،ابوہریرہ۔مذکورہ راویوں میں سے دو راویوں پر جرح مفسر ملاحظہ ہو؛

اسحاق بن الیحیی الکلبی : محمد بن یحیی ذھلی نے کہا کہ وہ مجھول ہے، میں نے یحیی بن صالح الوحاظی کے سوا ان سے کسی کو روایت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ابن عوف نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ اسحاق نے اپنے باپ کو قتل کیا۔(تہذیب التھذیب، ج۱،ص۲۳۱)

محمد بن یحیی ذھلی نے کہا کہ وہ مجھول ہے۔محمد بن عوف نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ اسحاق

نے اپنے باپ کو قتل کیا۔ (میزان الاعتدال ج۱، ص ۳۵۹)

امام بخاریؒ نے صحیح بخاری میں بطور دلیل ان کی کسی حدیث کو پیش نہیں کیا۔

یحیی بن صالح الوحاظی: میں نے یحیی بن معین سے ان کے بارے میں پوچھا، انھوں نے کہا ثقہ اور کہا مھنأ۔ میں نے احمد سے ان کے بارے میں پوچھا تو کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ابوالمغیرہ کے جنازہ میں تو میرے باپ نے ان کو ضعیف کہا اور عقیلی نے کہا حمصی جہمی وغیرہ (تہذیب التہذیب، ج۱۱، ص۱۹۹)

اس روایت میں کچھ دیگر راویوں کی بحث بھی تفصیل طلب ہے۔ اس کے متعدد راوی عادل نہیں ہیں اس کے بعد بھی موصوف نے اسے ''صحیح'' حدیث کے نام سے پیش کردیا۔

اس روایت کے جس ٹکڑے سے ایڈیٹر صاحب حدیث میں کلمہ طیبہ ''لَا اِلٰہ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ ٹکڑا حدیث رسول نہیں ہے بلکہ راوی کا کلام ہے۔ غیر نبی کے کلام کو حدیث کے نام سے بطور دلیل پیش کردیا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ موصوف حدیث میں اتنی بازی گری کیوں کررہے ہیں؟ اس کی دو وجہیں ہوسکتی ہیں۔

۱) موصوف نام کے اہل حدیث ہیں، ان کو تمیز ہی نہیں ہے نبی کے کلام اور غیر نبی کے کلام کے فرق کی۔ انھوں نے مذکورہ روایت میں ''لَا اِلٰہ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' لکھا دیکھا اور اسے حدیث کے نام سے پیش کردیا۔

۲) یا وہ سمجھتے تھے کہ یہ غیر نبی کا کلام ہے لیکن جان بوجھ کر اپنے فرقہ کے قول و فعل کے تضاد کو چھپانے کے لئے دھوکہ دہی کی۔

کوئی بھی وجہ ہو لیکن علامات قیامت کے مطابق ضلّوا (گمراہ ہوئے) واضلّوا (اور گمراہ کیا) کے

مصداق کام کیا ہے۔

اب محمدی فاؤنڈیشن والوں اور ایڈیٹر ''اخبار اسلاف'' کے ذمہ لازم ہے کہ

۱) ''لَا اِلٰہ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' کی دلیل میں احادیثِ صحیحہ متواترہ پیش کریں۔

۲) حضور اکرم ﷺ نے ایمان کیلئے کلمہ طیبہ کے اقرار کا حکم دیا ہو ایسی صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

تنبیہ: احادیث مصدرِ اصلی سے عربی متن میں پیش کی جائیں، ترجمہ یا شرح سے نہ پیش کی جائیں

غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ان کی نماز کا ہر رکن (تکبیرِ تحریمہ سے سلام پھیرنے تک) قرآن یا صحیح حدیث سے مدلل ہے۔ ذیل میں صرف ایک رکعت نماز کے چند ایسے امور سوالات کی شکل میں پیش کئے جاتے ہیں جن کی دلیل اجماع یا قیاسِ مجتہد سے ہے جو تقلید ہے اور اس کے بعد بھی غیر مقلدین اپنی پیدائش سے آج تک عمل پیرا رہے ہیں۔

۱) امام تکبیرات بلند آواز سے کہتا ہے اور غیر مقلد مقتدی آہستہ سے کہتے ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

۲) امام سورۂ فاتحہ بلند آواز سے پڑھتا ہے اور غیر مقلد مقتدی آہستہ سے پڑھتے ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

۳) نماز میں قیام کی حالت میں ہوتے ہیں تو ہاتھ باندھتے ہیں لیکن قومہ میں (رکوع سے اٹھنے کے بعد) ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

۴) رکوع میں امام بھی اور غیر مقلد مقتدی بھی آہستہ سے ''**سبحان ربی العظیم**'' کہتے ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

۵) سجدہ میں امام بھی اور غیر مقلد مقتدی بھی آہستہ سے ''**سبحان ربی الاعلیٰ**'' کہتے

ہیں،اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

اسی طرح روزہ، حج، زکوٰۃ میں بھی کتنے امور ہیں جو اجماع یا قیاسِ مجتہد سے ہیں۔ان کا نمبر بعد میں آئے گا پہلے درج بالا سوالات کے جوابات دیں۔

منہ مانگا انعام کب؟

محمدی فاؤنڈیشن سلیم منشی نگر مالیگاؤں والے صدر جمعیت المسلمین مالیگاؤں سے تحریری رابطہ قائم کر کے مجلس منعقد کریں اور منہ مانگا انعام دینے کے لئے تیار رہیں۔شہر مالیگاؤں کے ہزاروں افراد اس مجلس کے منتظر ہیں۔تحریری اعلان کریں کہ یہ مجلس کب اور کہاں منعقد ہوگی؟

ایڈیٹر اخبارِ اسلاف مالیگاؤں کا معافی نامہ کب؟

ایڈیٹر اخبار اسلاف مالیگاؤں نے شیخ فضیلہ کفایت اللہ صاحب سنابلی کی اندھی تقلید میں، ایک غیر صریح روایت کو صحیح حدیث کے نام سے پیش کیا اور زیادات زہری کو مرفوع حدیث کے نام سے پیش کر کے امت کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔اس کیلئے اپنے اخبار میں معافی نامہ کب شائع کریں گے؟اس کا اعلان کریں۔

چیف ایڈیٹر اور ایڈیٹر ماہنامہ اہل السنہ ممبئی کا ایک لاکھ روپے انعام اور معافی نامہ کب؟

شیخ فضیلہ رضاء اللہ عبدالکریم صاحب مدنی (چیف ایڈیٹر ماہنامہ اہل السنہ ممبئی) نے ''منکر حدیث''،کو''صحیح حدیث''کے نام سے پیش کیا اور الاصابہ فی تمییز الصحابہ میں جس حدیث کی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے(مستدرک حاکم)اس میں سِرے سے لفظ''محمد''موجود ہی

نہیں ہے اس لیے ایک لاکھ روپے انعام دینے کی تاریخ کا اعلان کریں،اسی طرح شیخ فضیلہ کفایت اللہ صاحب سنابلی (ایڈیٹر ماہنامہ اہل السنہ ممبئی) نے''ضعیف حدیث''کو''صحیح حدیث''کے نام سے پیش کیا اور زیادات زُھری کو مرفوع حدیث کے نام سے پیش کیا۔اس جرم پر اپنے ماہنامہ اہل السنّہ میں معافی نامہ کب شائع کریں گے؟اس کا اعلان کریں۔

چیلنج ہنوز برقرار ہے

غیر مقلدین اپنے اُصول کو غلط مان کر اُس کا اقرار کریں اور اُس سے رجوع کرنے کا اعلان کریں یا درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

۱) ''لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' کی دلیل میں احادیثِ صحیحہ متواترہ پیش کریں۔

۲) حضور اکرم ﷺ نے ایمان کیلئے کلمہ طیبہ کے اقرار کا حکم دیا ہو ایسی صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

تنبیہ: احادیث مصدرِ اصلی سے عربی متن میں پیش کی جائیں، ترجمہ یا شرح سے نہ پیش کی جائیں

غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ان کی نماز کا ہر رکن (تکبیرِ تحریمہ سے سلام پھیرنے تک) قرآن یا صحیح حدیث سے مدلل ہے۔ذیل میں صرف ایک رکعت نماز کے چند ایسے امور سوالات کی شکل میں پیش کئے جاتے ہیں جن کی دلیل اجماع یا قیاسِ مجتہد سے ہے جو تقلید ہے اور اس کے بعد بھی غیر مقلدین اپنی پیدائش سے آج تک عمل پیرا رہے ہیں۔

۱) امام تکبیرات بلند آواز سے کہتا ہے اور غیر مقلد مقتدی آہستہ سے کہتے ہیں،اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

۲) امام سورۂ فاتحہ بلند آواز سے پڑھتا ہے اور غیر مقلد مقتدی آہستہ سے پڑھتے ہیں،اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

۳) نماز میں قیام کی حالت میں ہوتے ہیں تو ہاتھ باندھتے ہیں لیکن قومہ میں (رکوع سے اٹھنے کے بعد) ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

۴) رکوع میں امام بھی اور غیر مقلد مقتدی بھی آہستہ سے ''**سبحان ربی العظیم**'' کہتے ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

۵) سجدہ میں امام بھی اور غیر مقلد مقتدی بھی آہستہ سے ''**سبحان ربی الاعلیٰ**'' کہتے ہیں، اس کی دلیل میں صحیح صریح حدیث پیش کریں۔

اسی طرح روزہ، حج، زکوٰۃ میں بھی کتنے امور ہیں جو اجماع یا قیاسِ مجتہد سے ہیں ان کا نمبر بعد میں آئے گا۔

جمعیت المسلمین،
مولوی محمد عثمان پورہ، سروے نمبر ۱۵۶،
مالیگاؤں ۴۲۳۲۰۳

جدید انکشاف کی حقیقت

انکار تراویح کا نیا روپ

تراویح کے سلسلے میں دنیا میں دو گروہ ہیں ایک روافض جو تراویح کے منکر ہیں، دوسرے اہلسنت والجماعت۔ جمیع اہلسنت والجماعت (احناف، مالکیہ، شوافع، حنابلہ) ماہِ رمضان کی راتوں میں عشاء کی نماز کے بعد باجماعت نماز جس کی تعداد بیس رکعات ہے اسے تراویح کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور اس بیس رکعت نماز کو روزآنہ پڑھنا سنت تسلیم کرتے ہیں۔ خلیفۂ راشد ثانی حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ سے اس کا معمول رہا ہے کہ ماہِ رمضان کی راتوں میں روزآنہ بیس رکعت باجماعت نماز پڑھی جاتی رہی۔ سوائے روافض کے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔ لیکن ایک نوزائدہ فرقہ غیر مقلدین کے ایک شخص عبداللہ روپڑی جو چینیاں والی مسجد لاہور کا امام تھا اور جو بعد میں منکرینِ حدیث کا امام بنا اس نے ایک رسالہ ''القول الفصیح'' میں ایک مضمون لکھا جس میں ''تراویح'' کو جمیع اہلسنت والجماعت کے موقف کے خلاف ایک زائد نماز تسلیم کرنے کی بجائے یہ لکھا تراویح اور تہجد ایک ہی نماز ہے اور صحیح بخاری کی قیامِ رمضان کی آٹھ رکعت والی روایت کو تراویح کی اصل قرار دیا اور یہ دعویٰ کیا کہ تراویح کی نماز آٹھ رکعات ہے۔ منکرینِ حدیث کے امام کے اس دعویٰ کو جو کہ دراصل انکارِ تراویح کا نیا روپ ہے، خود غیر مقلدین نے اس کو ماننے سے انکار کر دیا اور اس کے خلاف مضامین اور فتاوے لکھے۔ یہ فتاوے فرقۂ اہلحدیث کے علماء کی کتابوں میں آج بھی دیکھے جاسکتے ہیں (مثلاً ملاحظہ ہو فتاویٰ ثنائیہ)۔ لیکن یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ غیر مقلدین کا مزاج امت کے معمول کا ترک کرنا ہے چنانچہ مخالفت کے باوجود اسی پر عمل شروع ہو گیا۔ دورِ فاروقی سے لے کر مذکورہ وقت تک اس سے قبل دنیا کی کسی مسجد میں آٹھ رکعت تراویح کا معمول نہیں تھا۔

رہ گیا آٹھ رکعات نماز کو تراویح کے نام سے موسوم کرنا تو یہ جہالت پر مبنی ہے۔ کیونکہ تراویح جمع ہے ترویحہ کی اور ترویحہ کہتے ہیں چار رکعات کے بعد آرام کرنے کو۔ اسلئے اصطلاحاً چار رکعات کو ترویحہ کہتے ہیں۔ اور آٹھ رکعات کیلئے تثنیہ کا صیغہ آتا ہے یعنی ترویحتان یا ترویحتین۔ اور بارہ رکعات یا اس سے زائد کیلئے لفظ تراویح کا انطباق ہوتا ہے۔ اسلئے قاعدے کے مطابق لفظ تراویح آٹھ رکعات کیلئے استعمال ہو سکتا ہی نہیں۔

تہجد اور تراویح ایک ہے یہ بات بلا دلیل ہے۔ غیر مقلدین قرآن یا حدیث میں یہ جملہ کہیں بتا سکتے ہی نہیں۔ یہ صرف ان کا قیاس ہے جو غلط ہے۔ دراصل غیر مقلدین کا تراویح کو تہجد کہنا انکارِ تراویح کا ایک نیا روپ ہے۔